محمد وسیم اختر مفتی

خارجہ بن زید

تاریخ اسلامی میں خارجہ بن زید نام کی دو شخصیتوں کا ذکر ملتا ہے۔ اتفاق ہے کہ ایک ہی نام اور ایک ہی ولدیت والی ان دو شخصیتوں میں سے ایک کا تعلق دور صحابہ سے اور دوسری کا دور تابعین سے تھا۔

www.javedahmadghamidi.com
www.al-mawrid.org

خارجہ بن زید رضی اللہ عنہ

خارجہ بن زید کا شمار اکابر انصاری صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کا تعلق بنوخزرج سے تھا۔ بنو اغران کا لقب تھا۔ وہ بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ ہجرت کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو حضرت ابوبکر خارجہ کے بھائی بنے اور انھی کے ہاں مقیم رہے۔ خارجہ نے بدر اور احد کی جنگوں میں حصہ لیا اور احد کے دن شہید ہوئے۔ انھیں تیر اندازوں نے آن لیا، ان کو بارہ تیرہ کاری زخم لگے۔ شہادت کے بعد صفوان بن امیہ نے ان کو دیکھ کر پہچان لیا اور پکارا: ''یہ ہے جس نے بدر کے دن ابوعلی کو للکارا تھا۔'' صفوان کا باپ امیہ بن خلف قریش کا بڑا سردار تھا، وہ اسلام اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ اس کی کنیت اپنے دوسرے بیٹے علی کے نام پر ابوعلی تھی۔ علی بن امیہ بھی اپنے باپ کے ساتھ جنگ بدر میں مارا گیا تھا۔ پھر صفوان خارجہ کے لاشے پر لپکا اور مزید وار کر کے اس کا مثلہ کر دیا اور بولا: ''میں نے محمد کے بہترین صحابہ کو قتل کر کے اپنے دل کی پیاس بجھائی ہے، میں نے ابن قوقل، اوس بن ارقم، ابن ابوزہیر اور خارجہ بن زید کو قتل کیا۔'' ابن ہشام کہتے ہیں: ''امیہ بن خلف کو معاذ بن عفرا، خارجہ بن زید اور خبیب بن اضاف نے مل کر قتل کیا۔''

خارجہ اوران کے چچازاد بھائی سعد بن ربیع کو ایک ہی قبر میں دفن کیا گیا۔احد کے شہدا اسی طرح دو دو، تین تین کر کے اکٹھے دفنائے گئے تھے۔خارجہ کی بیٹی حبیبہ کی شادی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے ہوئی تھی۔ جب حضرت ابوبکر کی وفات کا وقت قریب آیا تو انھوں نے اپنے ہاں بیٹی کی پیدایش کی پیشین گوئی کی۔ چنانچہ ان کی بیٹی ام کلثوم کی ولادت بعد میں ہوئی۔

خارجہ بن زید رحمۃ اللہ علیہ

خارجہ بن زید انصار کے قبیلے بنو نجار سے تعلق رکھتے تھے۔اس لیے نجاری بھی کہلاتے تھے۔ان کی کنیت ابو زید تھی۔والد معروف صحابی زید بن ثابت تھے جن کے بارے میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ان (صحابہ) میں وراثت اوراس کے حصوں کا سب سے زیادہ علم زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے پاس ہے۔''

(ترمذی، مسند احمد)

زید بن ثابت کہتے ہیں:

''مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد کیا تو میں نے یہودیوں کی زبان (سریانی) سیکھی۔ پندرہ دن نہ گزرے تھے کہ میں نے اس میں مہارت حاصل کر لی۔جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہود سے خط کتابت فرماتے تو میں آپ کا خط تحریر کرتا، جب آپ کو (ان) کا خط آتا تو میں پڑھ کر سناتا۔'' (ابوداؤد، رقم ۳۶۴۵)۔

گویا خارجہ امام ابن امام تھے۔ان کے دادا کا نام ضحاک اور والدہ کا نام جمیلہ رضی اللہ عنہا بنت سعد تھا۔ وہ اپنی کنیت ام سعد سے مشہور ہیں۔ان کے نانا سعد رضی اللہ عنہ بن ربیع پہلی اور دوسری بیعت عقبہ میں شامل تھے۔ انھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نقباے مدینہ میں شامل فرمایا تھا۔اسمٰعیل بن زید، سعد بن زید، سلیمان بن زید اور یحییٰ بن زید ان کے بھائی تھے۔ان کا شمار مدینہ کے مشہور فقہاے سبعہ میں ہوتا تھا۔ یہ ساتوں فقہا مدینہ میں مقیم تھے، یہ ہم عصر تھے اور انھی کے ذریعے سے فتوے اور فقہ کا علم پھیلا۔

کچھ لوگوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور ابوبکر بن عبد الرحمان کے بجائے قبیصہ بن ذؤیب اور عبد الملک بن مروان بن حکم کو فقہاے سبعہ میں شمار کیا ہے۔

خارجہ بن زید ایک جلیل القدر تابعی تھے۔انھوں نے حضرت عثمان کا زمانہ پایا، جب ان کی شہادت ہوئی تو یہ جوان تھے۔انھوں نے اپنے والد زید بن ثابت سے حدیث سیکھی، ان کے علاوہ اپنے چچا یزید بن ثابت، اسامہ بن زید، سہل بن سعد ساعدی، عبد الرحمان بن ابو عمرہ، اپنی والدہ ام سعد بن ربیع اور ام علا انصاریہ سے احادیث رسول

سنیں۔ ان سے مروی روایتیں بہت کم ہیں۔ پھر بھی ان سے استفادۂ حدیث کرنے والوں میں ان کے بیٹے سلیمان، ان کے دو بھتیجے سعید بن سلیمان بن زید اور قیس بن سعد بن زید، عبداللہ بن عمرو اور ان کے بیٹے محمد بن عبداللہ، ثابت بن قیس، سالم ابوالنضر، سالم بن عبداللہ بن عمر، سعید بن یسار، عبداللہ بن ذکوان، عبداللہ بن کعب، مجالد بن عوف، ابن شہاب زہری، کثیر بن زید، عثمان بن حکیم، عثمان بن عمر، مطلب بن عبداللہ، یزید بن قسیط اور ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم شامل ہیں۔ ابن سعد نے ان کا ذکر تابعین مدینہ کے دوسرے طبقہ میں کیا ہے۔ ابن حبان نے انھیں ثقہ مانا ہے۔

خارجہ بن زید اپنے والد زید بن ثابت کی طرح مسائل وراثت کے ماہر تھے۔ مدینہ کے لوگ خارجہ اور طلحہ بن عبداللہ بن عوف کے پاس اپنے گھروں، مال مویشی اور کھجوروں کے باغات کی تقسیم کے مسائل لاتے۔ یہ دونوں ان مسئلوں میں لوگوں کی عملی رہنمائی کرتے، اہل مدینہ کو ان کے فیصلوں پر بھروسا ہوتا۔ لوگ ان سے اپنی قانونی تحریریں اور وثیقے بھی لکھواتے۔ خارجہ درویش منش تھے، اموی خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے انھیں کچھ مال بھیجا تو انھوں نے پاس رکھنے کے بجائے اسے بانٹ دیا۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

ایک موقع پر حضرت عمر بن عبدالعزیز نے فرمان جاری کیا: ''خارجہ کا بیت المال سے روکا جانے والا حصہ انھیں دے دیا جائے۔'' خارجہ ابوبکر بن حزم کے پاس گئے اور کہا: ''میں نہیں چاہتا کہ امیر المومنین پر اس وجہ سے کوئی حرف آئے، کیونکہ میری طرح اور بھی لوگ ہیں (جن کا نام بیت المال کے رجسٹر سے کاٹا گیا ہے)۔ اگر امیر المومنین اس فرمان میں ان کو بھی شامل کر لیں تو میں عطیہ قبول کروں گا، لیکن اگر وہ یہ نوازش خاص مجھ پر کریں گے تو مجھے یہ اچھا نہ لگے گا۔'' عمر نے جواب لکھا: ''بیت المال اس قدر عطیوں کی گنجایش نہیں رکھتا، اگر اس میں اتنی وسعت ہوتی تو میں کر گزرتا۔''

خارجہ کی وفات ۹۹ یا ۱۰۰ھ میں مدینہ ہی میں ہوئی۔ مرنے سے پہلے انھوں نے خواب دیکھا کہ وہ ۷۰ سیڑھیاں چڑھ چکے ہیں اور پھر نیچے لڑھک گئے، اتنی ہی ان کی عمر ہوئی۔

ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ رجا بن حیوہ نے عمر بن عبدالعزیز کو خارجہ بن زید کی وفات کی خبر دی، انھوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا، افسوس سے ہاتھ پر ہاتھ مارا اور فرمایا: ''بخدا، اسلام میں شگاف پڑ گیا ہے''۔